روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ہفتہ 16 مارچ 2013ء 3 جمادی الاول 1434 ہجری 16 امان 1392 ہش جلد 63-98 نمبر 62

مال غنیمت کے حقدار

اور تم جان لو کہ جو بھی مال غنیمت تمہارے ہاتھ لگے تو اس کا پانچواں حصہ اللہ (یعنی دین کے کاموں کے لئے) اور رسول کے لئے اور اقرباء کے لئے اور یتامیٰ اور مسکینوں اور مسافروں کے لئے ہے۔

(الانفال:42)

ارشادات عالیہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

نبی کریم ﷺ نے انفاق فی سبیل اللہ کے آداب بھی اپنے صحابہ کو سکھائے۔ آپؐ فرماتے تھے کہ اللہ کی راہ میں خرچ کرتے وقت دکھاوے یا ریاء سے کام نہیں لینا چاہئے جو ایسا کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ وہی معاملہ کرے گا یعنی اسے شہرت اور مقبولیت تو حاصل ہو جائے گی مگر اجر سے محروم ہوگا اور خدا کی رضا نہ پا سکے گا۔

رازداری سے صدقہ دینے والے کی فضیلت بیان کرتے ہوئے نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے روز جب خدا کی پناہ اور سائے کے سوا کسی کی پناہ کوئی کام نہ دے گی تو وہ صدقہ دینے والا خدا کی پناہ میں ہوگا جس نے اتنی رازداری سے دائیں ہاتھ سے صدقہ دیا کہ بائیں ہاتھ تک کو خبر نہ ہوئی۔ (یعنی اس نے مکمل رازداری سے کام لیا)۔ (بخاری کتاب الزکوٰۃ صدقۃ السر)

نبی کریم ﷺ نے انفاق فی سبیل اللہ کی ترجیحات بھی بیان فرمائیں اور اسی کے مطابق آپ خود بھی خرچ فرماتے ہیں۔ چنانچہ آپؐ نے فرمایا کہ بہترین خرچ وہ مال ہے جو ایک شخص اپنے اہل وعیال پر خرچ کرے اسی طرح وہ مال جسے وہ اللہ کی راہ میں اپنی سواری پر خرچ کرے اور وہ مال جسے وہ اللہ کی راہ میں اپنے ساتھیوں پر خرچ کرے۔

(مسلم کتاب الزکوٰۃ باب فضل النفقہ علی العیال)

بلکہ آپؐ نے فرمایا کہ ایک مسلمان جب اپنے اہل وعیال پر ثواب کی نیت سے خرچ کرتا ہے تو وہ بھی اس کے حق میں صدقہ (یعنی مالی قربانی) شمار ہوتا ہے۔

یہاں تک کہ اگر وہ ایک لقمہ اپنی بیوی کے منہ میں ڈالتا ہے تو وہ بھی اس کے حق میں نیکی شمار ہوتی ہے۔

(بخاری کتاب النفقات باب فضل النفقہ)

حضرت عائشہؓ بیان فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب سے مدینہ تشریف لائے آپ کے خاندان نے مسلسل تین دن گندم کی روٹی نہیں کھائی۔ یہاں تک کہ آپ کی وفات ہوئی۔ نیز آپ نے بیان کیا کہ ہمارا پورا پورا مہینہ اس حال میں گزر جاتا تھا کہ جس میں ہم آگ نہیں جلاتے تھے۔ کھجور اور پانی پر گزر بسر ہوتی تھی سوائے اس کے کہ کچھ گوشت (بطور تحفہ) کہیں سے آجائے۔ (بخاری کتاب الرقاق باب کیف کان عیش النبی)

جہاں تک اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے اور لوگوں کی ضروریات پوری کرنے کا سوال ہے۔ آپ سے بڑھ کر کوئی شاہ دل اور سخی نہ تھا۔ حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میں تمہیں سب سخیوں سے بڑے سخی کے بارہ میں نہ بتاؤں؟

اللہ تمام سخاوت کرنے والوں سے بڑھ کر سخاوت کرنے والا ہے۔ پھر تمام انسانوں میں سے میں سب سے بڑا سخی ہوں۔

(مجمع الزوائد منبع الفوائد علامہ ہیثمی جلد 9 ص 13 بیروت)

کم سرمایہ سے تجربہ حاصل کرنا چاہئے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں۔

”تجارت کے متعلق عام طور پر یہ کہا جاتا ہے کہ اس کے لیے سرمایہ کی ضرورت ہے اور سرمایہ ہمارے پاس نہیں اس لیے ہم تجارت نہیں کر سکتے۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول فرماتے ہیں ایک ہندو نے بتایا تجارت ڈیڑھ پیسہ سے شروع کرنی چاہئے۔ فرماتے ایک شخص کو دیکھا کہ جو لکھ پتی تھا مگر اس کا بیٹا پکوڑوں کی دوکان کرتا تھا۔ پوچھا یہ کیا تو کہنے لگا اگر ابھی اسے سرمایہ دے دیا جائے تو ضائع کر دے گا۔ اب اتنے کام سے ہی اسے تجربہ حاصل کرنا چاہئے یہ اسی سے اپنی روٹی چلاتا ہے۔“ (رپورٹ مجلس مشاورت 1931ء صفحہ 19)

(بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2012ء

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

ویب سائٹ کا اجراء

وکالت وقف نو نے والدین اور واقفین نو کی سہولت کیلئے اپنی ویب سائیٹ جاری کر دی ہے۔ تمام واقفین نو اور والدین اس سہولت سے استفادہ کر سکتے ہیں۔

Web.www.waqf-e-nau.org

(وکیل وقف نو ربوہ)

درخواست دعا

مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کیلئے درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان احباب کی قربانی قبول فرمائے اور ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے۔ آمین

ایوان طاہر احمدیہ پیس ولیج ٹورانٹو کینیڈا میں وزیراعظم کینیڈا کی آمد

جماعت احمدیہ کے فورم سے مذہبی آزادی کے دفتر کے قیام کا اعلان

رپورٹ: مکرم محمد آصف منہاس صاحب

کینیڈا دنیا بھر میں مذہبی آزادی، انسانی حقوق اور غیر جانبداری کے حوالہ سے اپنی ایک الگ پہچان رکھتا ہے۔ اسی طرح کینیڈا دنیا بھر میں مذہب کے نام پر ہونے والے مظالم کے خلاف مختلف فورمز پر آواز اٹھاتا رہتا ہے۔ کینیڈا میں مختلف مذاہب اور اقوام کے لوگ رہائش پذیر ہیں اور ہر کوئی اپنے مذاہب، رسوم ورواج اور نظریات پر آزادی کے ساتھ عمل پیرا ہے۔ کینیڈا کی اسی خوبصورتی پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے فرمایا تھا کہ ”میری خواہش ہے کہ کینیڈا ساری دنیا بن جائے اور ساری دنیا کینیڈا ہو جائے۔“

کینیڈین حکومت نے دنیا میں ہونے والے مذہب کے نام پر مظالم کے خلاف منظم اور مؤثر آواز اٹھانے کے لئے تقریباً 2 سال قبل مذہبی آزادی کے دفتر کے قیام کا فیصلہ کیا تھا۔ لیکن اس کا باقاعدہ آغاز نہ ہوسکا۔

حال ہی میں حکومت نے یہ فیصلہ کیا کہ عزت مآب وزیراعظم کینیڈا اس دفتر کے قیام کا باضابطہ اعلان کریں اور ساتھ ہی اس دفتر کے لئے کینیڈین حکومت کی طرف سے ایک سفیر (Ambassador) مقرر کریں۔ تا کہ اس دفتر کے قیام کے مقاصد کو حاصل کیا جاسکے۔

حکومت نے اس مقصد کے لئے مذہب کے نام پر تفریق اور مظالم کی شکار جماعت احمدیہ کے ہیڈ کوارٹرز میں واقع ایوان طاہر سے اس اعلان کا عندیہ ظاہر کیا۔ حکومت نے اس غرض سے جب جماعت سے رابطہ کیا تو جماعت نے بخوشی اس امر کی اجازت دے دی۔

کینیڈا کے قومی میڈیا (تقریباً تمام اخبارات اور ٹی وی) میں بھی اس بات کا چرچا ہوا کہ احمدیہ جماعت کے سینٹر سے اس دفتر کے قیام کا اعلان کیا جائے گا۔ مختلف مذاہب کے راہنماؤں نے بھی اس موقع پر جماعت کی تعریف کی اور اس خیال کا اظہار کیا کہ جگہ کا یہ انتخاب نہایت موزوں ہے۔

ایوان طاہر

ایوان طاہر کے منصوبہ کی منظوری حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے عطا فرمائی اور یہ ایوان آپ ہی کے نام سے موسوم ہے۔ اس کی تعمیر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے جولائی 2010ء میں شروع ہوئی اور 11 جولائی 2012ء کو حضور انور نے اس کا افتتاح فرمایا۔ یہ 56,000 مربع فٹ کی ایک عمارت ہے جس میں جماعت احمدیہ کینیڈا کا مشن ہاؤس، جامعہ احمدیہ کینیڈا اور ایک بڑا جمنیزیم ہے۔ اسی ایوان طاہر کو حکومت کینیڈا نے ”آفس آف ریلیجس فریڈم“ کے اعلان کیلئے چنا تھا۔

وزیراعظم کی ایوانِ طاہر میں آمد

19 فروری 2013ء کو وزیراعظم کے دفتر کے لوگ، نیشنل میڈیا، RCMP (رائل کینیڈین ماؤنٹیڈ پولیس) آفیسرز اور حکومتی انتظامیہ کے لوگ صبح سے ہی طاہر ہال پہنچ گئے تھے۔ تقریباً 12:00 بجے عزت مآب وزیراعظم کینیڈا مشن ہاؤس میں تشریف لائے۔ جہاں محترم امیر صاحب کینیڈا اور مکرم جنرل سیکرٹری صاحب نے ان کا استقبال کیا۔

محترم امیر صاحب کے دفتر کو وزیراعظم کے دفتر کے طور پر اور ملحقہ کمروں کو ان کی کابینہ، سٹاف اور کھانے کے انتظامات کے لئے تیار کیا گیا تھا۔ یہیں وزیراعظم اور ان کے عملہ کو دوپہر کا کھانا پیش کیا گیا۔

کھانے اور دوسری مصروفیات کے بعد نیشنل مجلس عاملہ کے کچھ اراکین کے ساتھ وزیراعظم کا گروپ فوٹو ہوا۔ محترم امیر صاحب نے ان کو جماعت کی طرف سے تحفہ پیش کیا جو انہوں نے شکریہ کے ساتھ قبول کیا۔ اسی طرح مذکورہ بالا دفتر برائے مذہبی آزادی کے لئے مقرر کئے گئے نئے سفیر کے ساتھ وزیراعظم اور محترم امیر صاحب کی تصویر ہوئی۔

تقریب

1:30 بجے ایوان طاہر کے Gym میں باقاعدہ تقریب کا آغاز ہوا۔ وزیراعظم نے 20 منٹ کے قریب حاضرین اور قوم سے خطاب کیا جس میں جماعت کا شکریہ ادا کیا اور بہت ہی تعریفی کلمات کے ساتھ جماعت کا ذکر کیا کہ سخت مظالم کے نتیجہ میں کینیڈا میں آکر آباد ہونے کے بعد اس جماعت کا کام نہایت ہی قابل رشک ہے۔ اور یہ کہ جماعت رواداری، برداشت اور ہم آہنگی پر یقین رکھتی ہے۔ اور کینیڈا کے کثیر الثقافتی معاشرے کی بہتری میں اپنا مثبت کردار ادا کر رہی ہے۔ اور اپنے ساتھی کینیڈینز کو یہ باور کروا رہی ہے کہ جماعت احمدیہ کو جو مذہبی آزادی یہاں میسر ہے وہ بیش قیمت ہے وہ ہمیں مفت میں نہیں ملی۔ چنانچہ آپ کے وزیراعظم کی حیثیت سے میں تمام کینیڈینز کی نمائندگی میں آپ کی کینیڈا کی ساکھ کو مضبوط بنانے اور سجانے کی کوششوں پر آپ کا ممنون ہوں۔

اس کے ساتھ ہی وزیراعظم نے Dr. Andrew Bennett کو آفس آف ریلیجس فریڈم کا پہلا سفیر مقرر کرنے کا اعلان کیا۔

ڈاکٹر آندریو بینیٹ ایڈنبرا یونیورسٹی سے پولیٹیکل سائنس کے پی ایچ ڈی ہیں اور آٹوا کے ایک پرائیویٹ کالج میں ڈین (Dean) کے فرائض سرانجام دے رہے تھے۔ وہ اس سے قبل ایک بیوروکریٹ کے طور پر بھی فرائض سرانجام دے چکے ہیں۔

وزیراعظم کے خطاب کے بعد محترم امیر صاحب کینیڈا نے مختصر خطاب کیا اور اس اہم اعلان کیلئے ایوان طاہر کا انتخاب کرنے پر وزیراعظم کا شکریہ ادا کیا اور وزیر سٹیزن شپ وامیگریشن عزت مآب جیسن کینی اور وزیر خارجہ امور عزت مآب جان بیرڈ کے لندن میں بیت الفضل حاضر ہو کر حضور انور سے ملنے کا ذکر کیا۔ ساتھ ہی حضور انور کے اس بیان کا بھی ذکر کیا کہ دنیا میں امن کے قیام کے لئے ضروری ہے کہ تمام لوگ مذہبی آزادی کے حق میں مؤثر آواز اٹھائیں خواہ وہ کسی بھی مذہب پر ایمان نہ رکھتے ہوں یا خدا کی ہستی پر بھی یقین نہ رکھتے ہوں۔

(بعد میں وزیراعظم نے بھی اخباری نمائندوں میں سے ایک کے سوال کا جواب دیتے ہوئے حضور انور کے اس بیان کی طرف اشارہ کیا)

محترم امیر صاحب نے قرآن کریم کے ارشاد مذہب میں کوئی جبر نہیں اور آنحضرت ﷺ کی طرف سے عیسائی اقلیتوں کے حقوق کی حفاظت کا ذکر کیا۔ اس کے بعد کہا کہ کینیڈا کو دنیا کے ممالک میں اپنے اثر ورسوخ کو مذہبی آزادی کے فروغ کے لئے استعمال کرنا چاہئے۔

حاضرین نے دین حق کی اس حسین تعلیم کو بہت سراہا اور تقریر کے بعد کھڑے ہو کر اس خوبصورت تعلیم کے حق میں تالیاں بجائیں۔ ان حاضرین میں وفاقی اور صوبائی ممبر پارلیمنٹ، عیسائی، یہودی، ہندو، سکھ، بدھ، مسلمانوں کے دوسرے فرقوں سے تعلق رکھنے والے لیڈرز اور مختلف طبقہ ہائے فکر کے لوگ شامل تھے۔ حاضرین کی کل تعداد 500 سے زائد تھی۔

آخر میں وزیراعظم نے میڈیا کے سوالات کے جوابات دیئے۔ اور تقریباً 2:30 بجے یہ پروگرام اختتام پذیر ہوا۔

CBC (کینیڈین براڈ کاسٹنگ کارپوریشن) نے یہ پروگرام براہ راست نشر کیا، MTA احمدیہ کینیڈا اور دوسرے ٹیلی ویژن چینلز نے کوریج کی تمام بڑے قومی اخبارات کے نمائندے بھی ہال میں موجود تھے۔ دوسرے دن کینیڈا کے تمام بڑے اخبارات میں یہ خبر نمایاں طور پر شائع ہوئی اور جماعت کا بھی ذکر ہوا۔ اس پروگرام کی مکمل ویڈیو جماعت احمدیہ کینیڈا کی ویب سائیٹ www.ahmadiyya.ca پر بھی دستیاب ہے۔

اللہ تعالیٰ اس دفتر کا قیام جماعت احمدیہ اور تمام مذاہب عالم کے حق میں ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور کینیڈا کو حق اور انصاف کا علمبردار بنتے ہوئے حق کی آواز کو دنیا بھر میں اٹھانے کی توفیق دے۔ آمین

کُل مخلوق سے ہمدردی

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:۔

سورۃ فاتحہ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے پیش کی ہے اور اس میں سب سے پہلی صفت رَبُّ الْعٰلَمِیْن بیان کی ہے۔ جس میں تمام مخلوقات شامل ہے۔ اسی طرح پر ایک مومن کی ہمدردی کا میدان سب سے پہلے اتنا وسیع ہونا چاہئے کہ تمام چرند پرند اور کل مخلوق اس میں آ جاوے۔ پھر دوسری صفت رحمٰن کی بیان کی ہے۔ جس سے یہ سبق ملتا ہے کہ تمام جاندار مخلوق سے ہمدردی خصوصاً کرنی چاہئے۔ اور پھر رحیم میں اپنی نوع سے ہمدردی کا سبق ہے۔ غرض اس سورۃ فاتحہ میں جو اللہ تعالیٰ کی صفات بیان کی گئی ہیں۔ یہ گویا خدا تعالیٰ کے اخلاق ہیں جن سے بندہ کو حصہ لینا چاہئے۔ اور وہ یہی ہے کہ اگر ایک شخص عمدہ حالت میں ہے تو اس کو اپنی نوع کے ساتھ ہر قسم کی ممکن ہمدردی سے پیش آنا چاہئے۔ اگر دوسرا شخص جو اس کا رشتہ دار ہے یا عزیز ہے۔ خواہ کوئی ہے اس سے بیزاری نہ ظاہر کی جاوے اور اجنبی کی طرح اس سے پیش نہ آئیں بلکہ ان حقوق کی پروا کریں جو اس کے تم پر ہیں۔ اس کو ایک شخص کے ساتھ قرابت ہے۔ اور اس کا کوئی حق ہے تو اس کو پورا کرنا چاہئے۔

(ملفوظات جلد دوم ص 262)

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

مکرم ڈاکٹر سلطان احمد مبشر صاحب

تقریر جلسہ سالانہ قادیان 2012ء

سیرت حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

محمد اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ اُن کے ساتھ ہیں وہ کفار کے خلاف بڑا جوش رکھتے ہیں۔ لیکن آپس میں ایک دوسرے سے بہت ملاطفت کرنے والے ہیں۔ جب تو انہیں دیکھے گا۔ انہیں شرک سے پاک اور اللہ کا مطیع پائے گا۔ وہ اللہ کے فضل اور رضا کی جستجو میں رہتے ہیں۔ ان کی شناخت اُن کے چہروں پر سجدوں کے نشان کے ذریعہ موجود ہے۔ (سورۃ الفتح:30)

حضرت مسیح موعود صحابہؓ رسول کے قدوسی گروہ کے مناقب بیان کرتے ہوئے کس درجہ شیفتگی اور وارفتگی اور جوش سے فرماتے ہیں۔

''آنحضرت ﷺ کے فیض صحبت اور تربیت سے اُن پر وہ اثر ہوا اور ان کی حالت میں وہ تبدیلی پیدا ہوئی کہ خود آنحضرت ﷺ نے اس کی شہادت دی اور کہا اللّٰہ اللّٰہ فی اصحابی۔ گویا بشریت کا چولہ اُتار کر مظہر اللہ ہو گئے تھے اور ان کی حالت فرشتوں کی سی ہو گئی تھی جو ......یفعلون ما یؤمرون (التحریم: 7) کے مصداق ہیں۔ ٹھیک ایسی ہی حالت صحابہؓ کی ہو گئی تھی۔ ان کے دلی ارادے اور نفسانی جذبات بالکل دور ہو گئے تھے۔ ان کا اپنا کچھ رہا ہی نہیں۔ نہ کوئی خواہش تھی نہ آرزو بجز اس کے کہ اللہ تعالیٰ راضی ہو۔''

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 595)

پھر فرمایا ''وہ تائید اسلام جو انہوں نے اپنی جانوں کو ہتھیلی پر رکھ کر دکھلائی یہاں تک کہ پچاس برس کی مدت ابھی نہیں گزری تھی کہ اسلام ایک عالمگیر مذہب ہو گیا اور مختلف ممالک میں پھیل گیا اور انہوں نے اسلام کی تائید میں وہ کام حیرت انگیز دکھائے کہ جب تک انسان کا دل کسی اپنے ہادی کی راہ میں فدا شدہ نہ ہو ایسے کام ہرگز نہیں دکھلا سکتا۔ تاریخ پڑھنے سے ہر ایک کو معلوم ہوگا کہ انہوں نے کیا کیا مصیبتیں اسلام کی راہ میں اٹھائیں اور کیسی استقامت دکھلائی اور باوجود بھوکے اور فاقہ کش ہونے کے کیسے دشمنوں سے مقابلے کئے یہاں تک کہ بُت پرستی کی تاریکی کو اپنے خونوں سے دُنیا کے کئی حصوں میں سے اٹھا دیا اور خدا کے دین کی خدمت میں چین کے ملک تک پہنچے اور کروڑہا انسانوں کو بت پرستی سے تائب کر کے توحید کے نور سے منور کیا اور ہر ایک میدان میں اور ہر ایک موقعہ میں آزمائش میں ایسا اپنا صدق دکھلایا کہ اس کے تصور سے رونا آتا ہے۔ .... فی الواقع ایمانی مراتب میں انہوں نے وہ ترقی کی تھی کہ اُن کا نمونہ ملنا مشکل ہے۔''

(چشمہ معرفت روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 236-237)

حضرت عبدالرحمان بن عوف آسمانِ فضائل کا مہرِ عالمتاب ہیں۔ آپ اس مقدس گروہ میں شامل ہیں جن کا ذکر قرآن مجید میں اس طرح آتا ہے۔

اللہ اُن سے راضی ہو گیا اور وہ اللہ سے راضی ہو گئے۔ وہ اللہ کا گروہ ہیں اور سن رکھو کہ اللہ کا گروہ ہی کامیاب ہوا کرتا ہے۔ (سورۃ المجادلہ:58)

آپ ان دس جلیل القدر صحابہؓ میں سے ایک ہیں جن کو ساقی کوثر علیہ السلام نے خصوصیت سے نام لے کر جنتی ہونے کی بشارت دی۔ اور جو ''عشرہ مبشرہ'' کے مہتم بالشان لقب سے مشہور ہوئے۔

(ترمذی کتاب المناقب باب مناقب عبدالرحمان بن عوف، استیعاب جلد 1 ص 388)

آپ کی ولادت عام الفیل کے دس سال بعد ہوئی۔ گویا آپ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دس سال چھوٹے تھے۔ حضرت عبدالرحمان نے جس ماحول میں آنکھ کھولی وہ کفر و شرک اور فسق و فجور کا گہوارہ تھا لیکن آپ کو اللہ تعالیٰ نے فطرتِ صالح عطا کی تھی۔ آپ نے زمانہ جاہلیت میں بھی شراب کو منہ نہ لگایا تھا۔ (اصابہ جلد 4 صفحہ 175)

حضرت عبدالرحمٰن تیس برس کے تھے کہ آفتابِ اسلام فاران کی چوٹیوں سے طلوع ہوا۔ آپ کی طبعی سلامت روی اور پاکیزہ نفسی نے انہیں فوراً اسلام کی طرف مائل کر دیا۔ حضرت عبدالرحمٰن ایک خوشحال گھرانے سے تعلق رکھتے تھے اور گھر میں ہر طرح کی راحت میسر تھی لیکن انہوں نے تمام نتائج و عواقب سے بے پرواہ ہو کر اس وقت اسلام قبول کیا جب ایسا کرنا مصائب و آلام کو دعوت دینے کے مترادف تھا اور حضرت ابوبکر صدیقؓ کی تبلیغ سے اوائلِ بعثت ہی میں حلقہ بگوشِ اسلام ہو گئے۔ اس وقت سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم ابھی دارِ ارقم میں پناہ گزین نہیں ہوئے تھے۔ آپ ابتدائی آٹھ اسلام لانے والوں میں سے تھے۔

اگر آپ کی شخصیت اور سیرت کو چند الفاظ میں بیان کرنا مقصود ہو تو کہا جا سکتا ہے کہ سیدنا حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ کی ذاتِ گرامی گوناں گوں اوصاف و محاسن اور فضل و کمال کی جامع تھی۔ اہل سیر نے آپ کے خوفِ خدا، حُبِ رسول، علم و فضل، تحمل شدائد، شوقِ جہاد، انفاق فی سبیل اللہ، ایثار، صدق و صفا، وفائے عہد، رقتِ قلب، اصابتِ رائے، شغفِ عبادت، تقویٰ، انکسار، امانت، امر بالمعروف، عیادت مرضیٰ، ہمت اور شجاعت کا بڑی تفصیل سے ذکر کیا ہے۔

شرفِ اسلام سے بہرہ ور ہونے کے بعد حضرت عبدالرحمٰن بھی دوسرے بلاکشانِ اسلام کی طرح کفار مکہ کے جور و ستم کا ہدف بن گئے۔ 5 نبوی میں آنحضورؐ نے مظلوم صحابہؓ کو حبش کی طرف ہجرت کی تلقین فرمائی تو آپ بھی دس مردوں اور چار خواتین کے ہمراہ حبش چلے گئے۔ اس وقت ان کی دو بیویاں اور بچے موجود تھے لیکن آپ تنہا گئے اور اہل و عیال کو اللہ کے بھروسہ پر مکہ ہی میں چھوڑا۔ کچھ عرصہ بعد واپسی ہوئی۔ بعد میں ایک مرتبہ پھر مشرکین کے مظالم اہل حق پر شدید سے شدید تر ہوتے چلے گئے تو آپ نے 6 نبوی میں دوبارہ حبش کی راہ لی اور کئی سال غریب الوطنی کی زندگی گزارتے رہے۔

جب آپ نے مدینہ ہجرت کی تو مشہور صحابی حضرت سعد بن ربیع انصاریؓ کے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کی مؤاخات قائم فرمائی۔ اس موقع پر ایثار کا وہ مشہور واقعہ پیش آیا جس کی مثال تاریخ عالم میں چراغ لے کر ڈھونڈے نہیں ملتی۔

حضرت سعد بن ربیعؓ نے فرمایا کہ آنحضورؐ نے آپ کو میرا اسلامی بھائی بنایا ہے میرا نصف مال آپ کا ہے۔ میری دو بیویاں ہیں۔ آپ ان میں سے جس کو پسند فرمائیں۔ میں اُسے طلاق دے دوں۔ عدت کے بعد آپ اس سے نکاح کر لینا۔ آپ ضرورتمند بھی تھے اور مہاجر ہو کر تشریف لائے تھے۔ آپ کی بے نیاز اور غیور طبیعت نے اس پیشکش کو ہرگز پسند نہ کیا اور جو جواب دیا وہ رہتی دنیا تک سنہرے حروف سے یاد رکھا جائے گا۔ ایسے وقت میں جانتے ہو۔ انہوں نے کیا جواب دیا؟ چشم فلک نے محمد رسول اللہ کے صحابہؓ کے خلق کا عظیم نظارہ دیکھا۔ آپ نے کہا بھائی! اللہ آپ کو یہ سب مبارک فرمائے۔ کیا یہاں کوئی بازار ہے جہاں کاروبار ہوتا ہو۔ سعدؓ نے کہا بازار قینقاع۔ کہا۔ صبح ہو تو مجھے بازار کا رستہ دکھا دیجئے۔ چنانچہ آپ اگلے دن بازار تشریف لے گئے اور معمولی پونجی سے تجارت شروع کر دی۔ پہلے ہی دن کچھ گھی اور پنیر نفع میں کما لائے۔ اور پھر تو خدا تعالیٰ کو اس عظیم انسان کی یہ ادا اتنی پسند آئی۔ تجارت میں اتنی برکت دی اتنی برکت دی کہ دیکھنے والوں کی آنکھیں خیرہ ہو جاتیں۔

آپ خود بیان فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے میری تجارت میں ایسی برکت رکھی تھی کہ اگر میں زمین سے پتھر اٹھاتا تو مجھے اُمید ہوتی کہ اس کے نیچے سے سونا چاندی نکلے گی۔

(طبقات کبیر جلد 3 صفحہ 89،88)

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کو سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے والہانہ محبت تھی۔ غزوات میں تو وہ آنحضورؐ پر اپنی جان فدا کرنے کے لئے آپ کے ہم رکاب رہتے۔ اس کے علاوہ بھی جب موقع ملتا، بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر فیضانِ نبوی سے بہرہ یاب ہوتے۔ خود آپ کی روایت ہے کہ ہم پانچ یا چار آدمی آپؐ سے جدا نہ ہوتے تھے تا کہ کسی وقت آپ کو کوئی ضرورت پیش آئے تو اس کو پورا کر سکیں۔

غزوات النبیؐ کا سلسلہ شروع ہوا تو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شانہ بشانہ کامل استقامت کے ساتھ دادِ شجاعت دینے کی سعادت نصیب ہوئی اور بدر، اُحد، احزاب سبھی میں شریک رہے۔ غزوۂ بدر میں ابوجہل کے واصلِ جہنم ہونے کا واقعہ آپ کئی مرتبہ پڑھ چکے ہیں، خود آپ نے بھی اپنا حق خوب ادا کیا۔

اُحد کے موقع پر جب دشمن کے اچانک حملہ سے مسلمانوں کے پاؤں اکھڑ گئے تو آپ اُس وقت بھی ثابت قدم رہے۔ اس روز آپ کو انیس زخم آئے تھے۔ سامنے کے دو دانت بھی شہید ہوئے اور پاؤں میں تو ایسا زخم آیا کہ آپ بعد میں بھی لنگڑا کر چلتے تھے۔

(طبقات کبیر جلد 3 صفحہ 90)

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

''ہزار ہزار رحمتیں نبی کریم کے اصحاب پر ہوں جنہوں نے اپنے خُونوں سے اس باغ کی آب پاشی کی۔'' (روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 25)

آیئے اب آپ کو ایک اور جنگی مہم میں لے چلوں۔ شعبان چھ ہجری میں آنحضورؐ نے آپ کی قیادت میں سات سو آدمیوں کو دومۃ الجندل کی طرف بھیجا۔ اس موقع پر آپ کی سعادت اور اعزاز ایک اور رنگ میں ظاہر ہوئے اور وہ یہ کہ سرورِ کائنات، مقصودِ کائنات نے خود اپنے دستِ مبارک سے کالی پگڑی آپ کے سر پر باندھی جس کا شملہ آپ کے کندھوں کے درمیان رکھا اور فرمایا عبدالرحمٰن عمامہ اس طرح باندھا کرو کیونکہ یہ عمدہ اور پسندیدہ طریقہ ہے۔ یہی وہ موقع ہے جب رسول اللہؐ نے آپ کو مخاطب کر کے جنگی مہمات میں انسانی حقوق کے چارٹر کی بنیادی ہدایات عطا فرمائیں جو آج بھی تابندہ ہیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ کسی کو دھوکہ نہ دینا، فریب نہ کرنا، بچوں کو نہ مارنا، بدعہدی نہ کرنا۔

آپؓ نے ایک روز اپنے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: اے ابن عوف! تم غنی لوگوں میں سے ہو اور تم رینگتے ہوئے جنت میں داخل ہو گے لہٰذا اللہ کی راہ میں خرچ کرو۔ تمہارے قدم کھول دیئے جائیں گے۔ آپ نے عرض کیا یا رسول اللہ! راہ خدا میں کیا خرچ کروں؟ فرمایا جو موجود ہے خرچ کر دو۔ عرض کیا یا رسول اللہ! کیا سارا؟ فرمایا ہاں۔ حضرت عبدالرحمٰن یہ ارادہ کر کے باہر نکلے کہ سارا مال خدا کی راہ میں دے دوں

گا۔ تھوڑی دیر بعد رسول اللہؐ نے انہیں بلوا بھیجا۔ دیکھئے خدا تعالیٰ نے ان کے جذبہ کو کیسے قبول فرمایا؟ حضرت نبی اکرمؐ نے فرمایا۔ ابھی جبرئیل نے کہا ہے کہ عبدالرحمٰن کو کہو، مہمان نوازی کرے۔ مسکین کو کھانا کھلائے۔ سوالی کو دے اور دوسروں کی نسبت رشتہ داروں پر پہلے خرچ کرے۔ جب وہ ایسا کرے گا تو اس کا مال پاک ہو جائے گا۔

(طبقات کبیر جلد 3 صفحہ 93)

جب سے آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانِ مبارک سے یہ نصیحت بھرے کلمات سُنے تھے آپ اپنے رب کو قرضِ حسنہ دیتے رہے اور اللہ تعالیٰ بھی اس کو کئی گنا بڑھاتا رہا۔ تجارت اور اموالِ تجارت کا حساب کتاب تو رسیدوں اور منافع سے شمار کیا اور گنا جاتا ہے۔ لیکن آپ کی دولت و ثروت ان تخمینوں اور اعداد وشمار سے گنی جاتی تھی جو اللہ رب العالمین کی راہ میں خرچ ہوتا تھا۔

ایک بار مدینہ میں قحط تھا۔ مدینہ پُرسکون خاموشی میں ڈوبا ہوا تھا کہ اچانک اس کی گھاٹیوں کے پیچھے سے گہری گھٹا اُٹھنا شروع ہوئی۔ ادھر ہوا نے صحراء کی نرم و ملائم ریت کے اٹھنے والی گرد کی موجودگی کو تھپیڑے لگائے اور یہ مدینہ کے دروازوں تک پہنچ گئی۔ جلد ہی اس گرد کے پیچھے ایک بہت بڑا شور سنائی دیا۔ کچھ وقت گزرا تو سامان سے لدی ہوئی سواریاں مدینہ پہنچ گئیں۔

حضرت عائشہؓ نے پوچھا یہ شور کیسا ہے؟ عرض کیا گیا عبدالرحمٰن بن عوف کا سات سو اونٹوں کا قافلہ آیا ہے۔ جس پر گندم، آٹا اور کھانے کی اشیاء لدی ہوئی ہیں۔ ام المومنین نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ سے مَیں نے سُنا ہے کہ عبدالرحمٰن جنت میں گھٹنوں کے بل داخل ہوگا۔ یہ بات جب آپ تک پہنچی تو حاضر ہو کر کہا۔ اے ام المومنین! میں آپ کو گواہ ٹھہراتا ہوں کہ یہ سارا غلہ، یہ سب باردانہ حتیٰ کہ اونٹوں کے پالان تک میں نے راہِ خدا میں دے دیئے۔

(اسد الغابہ جلد 3 حالات حضرت عبدالرحمٰن بن عوف)

اب آپ کو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کے انفاق فی سبیل اللہ کی کچھ جھلکیاں دکھاتا چلوں۔ آپ مال و دولت کے اعتبار سے ہی غنی نہ تھے بلکہ دل کے غنی تھے اور اپنی دولت بے دریغ راہِ خدا میں لٹاتے رہتے تھے۔ سورۃ توبہ نازل ہوئی۔ اس میں صدقہ وخیرات کی ترغیب دلائی گئی ہے۔ اس وقت آپؓ نے اپنا نصف مال پیش کر دیا۔ دو دفعہ چالیس چالیس ہزار دینار پیش کئے۔ جہاد کے لئے ضرورت پیش آئی تو پندرہ سو اونٹ اور پانچ سو گھوڑے نذر کئے۔

(اسد الغابہ جلد 3 ص 316-317)

غزوہ تبوک میں بھاری مقدار میں چاندی دی۔

صدقہ وخیرات کا یہ عالم تھا کہ ایک ایک دن میں تیس غلام آزاد کئے۔ (اسد الغابہ جلد 3 صفحہ 313) ایک روایت کے مطابق اندازاً تیس ہزار غلام آزاد کئے۔

آپ کی خوش قسمتی اور سعادت کی فہرست بہت طویل ہے۔ آیئے آپ کے ایک اور منفرد اعزاز کا ذکر کر دوں۔ اس فضیلت میں حضرت ابوبکر صدیق کے سوا آپ کا کوئی شریک نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں تھے۔ آپ کسی کام کے سلسلہ میں تشریف لے گئے۔ نماز کا وقت ہوا تو لوگوں نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کی اقتداء میں نماز شروع کر دی۔ رسول اللہ تشریف لائے تو آپ کو ایک رکعت ملی۔ نماز سے فارغ ہوئے تو رسول اللہ نے فرمایا۔ تم نے اچھا کیا۔ تم نے ٹھیک کیا۔ (مسند احمد جلد 1 صفحہ 192)

اور فرمایا:

''ہر نبی اپنی زندگی میں امت کے کسی نیک آدمی کے پیچھے نماز ضرور پڑھتا ہے''۔

(طبقات کبیر جلد 3 صفحہ 91)

خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نظرِ مبارک میں آپ کا کیا مقام تھا۔ اس کا اندازہ اس فرمانِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لگایئے۔ فرمایا عبدالرحمٰن بن عوف مسلمانوں کے سرداروں میں سے سردار ہیں۔ وہ آسمان میں بھی امین ہیں اور زمین میں بھی! (طبقات کبیر جلد 3 صفحہ 95)

اس ضمن میں ایک واقعہ پیش کرتا ہوں۔ فتح مکہ کے بعد ایک موقع پر حضرت خالد بن ولیدؓ نے کسی بات پر حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کو سختی سے جواب دیا۔ یہ بات حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی تو آپؐ نے فرمایا:

''میرے اصحاب کو چھوڑ دو۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر تم میں سے کوئی احد پہاڑ جتنا سونا بھی خرچ کرے تو اُن کے معمولی خرچ کو بھی نہیں پہنچ سکتا۔''

(اسد الغابہ جلد 3 صفحہ 317)

اور اس میں کیا شک ہے۔ السابقون...... (سورۃ الواقعہ: 12،11) ایمان میں سبقت لے جانے والے مقربانِ بارگاہِ الٰہ ہیں اور ابتدائی ایام کی قربانی کو ایک خاص شرف اور فضیلت حاصل ہے۔

حضرت مسیح موعود اپنے عربی کلام میں فرماتے ہیں:

اِنَّ الصَّحَابَۃَ کُلَّھُم کَذُکَاءِ
قَدْ نَوَّرُوا وَجْہَ الْوَرٰی بِضِیَاءِ
قَوْمٌ کِرَامٌ لَا نُفَرِّقُ بَیْنَھُمْ
کَانُوْا لِخَیْرِ الرُّسُلِ کَالْاَعْضَاءِ

ترجمہ: بلاشبہ تمام صحابہ سورج کی مانند ہیں۔ انہوں نے اپنی روشنی سے مخلوق کا چہرہ منور کیا۔ وہ سب معزز اور بزرگ لوگ ہیں ہم ان کے درمیان تفریق نہیں کرتے۔ وہ خیر الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بمنزلہ اعضاء کے تھے۔

آپ نہایت رقیق القلب تھے۔ کبھی پُر تکلف کھانا سامنے آتا تو چشمِ پُرآب ہو کر فرماتے۔ ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اہل و عیال کو تمام عمر پیٹ بھر جَو کی روٹی بھی نہ مِلی۔''

ایک روز افطاری کے وقت کھانا لایا گیا۔ انواع واقسام کے کھانے جب دسترخوان کی زینت بنے تو آپ نے ایک لقمہ اُٹھایا۔ لقمہ منہ میں ڈالا تو رقّت طاری ہوگئی اور یہ کہہ کر کھانے سے ہاتھ اُٹھا لئے کہ مصعب بن عمیر اُحد میں شہید ہوئے، وہ ہم سے بہتر تھے، اُن کی چادر کا ہی کفن پہنایا گیا۔ اگر پاؤں ڈھانکتے تھے تو سر ننگا ہو جاتا تھا۔ سر ڈھانکتے تھے تو پاؤں ننگے ہو جاتے۔ حمزہ شہید ہوئے۔ وہ بھی مجھ سے بہتر تھے لیکن مالی فراخی اور دنیاوی آسائش ہمیں عطا کی گئی۔ مجھے ڈر ہے کہ ہمارے نیک اعمال کا بدلہ آخرت کی بجائے دنیا میں ہی نہ دے دیا گیا ہو۔ پھر رونا شروع کر دیا اور کھانے سے ہاتھ کھینچ لیا۔ (اسد الغابہ جلد 3 صفحہ 316)

حضرت نبی اکرم ﷺ کی وفات کے بعد آپ حضرت ابو بکرؓ صدیق کے ہاتھ پر اولین بیعت کرنے والوں میں سے تھے۔ آپ نہایت زیرک، دوراندیش تھے۔ آپ کی معاملہ فہمی اور اصابتِ رائے سب کے نزدیک مسلم ہے اور یہی وجہ تھی کہ خلفاء وقت نے آپ کو اپنا مشیر بنایا تھا۔ آپ پر حضرت ابوبکرؓ کو بے حد اعتماد تھا۔ اپنی آخری بیماری میں آپ ہی کو بلا کر اپنے جانشین کے بارہ میں مشورہ کیا۔

(تاریخ طبری مترجم حصہ دوم ص 273 ناشر نفیس اکیڈمی کراچی)

حضرت عمرؓ خلیفہ ہوئے تو آپ نے ان کے مشیر اور معاون ہونے کا حق ادا کیا۔ کئی معاملات میں آخری فیصلہ آپ ہی کی رائے کے مطابق ہوا۔ ان میں خاص طور پر عراق پر فوج کشی کا فیصلہ ہے۔ جس میں عام رائے کے مطابق حضرت عمرؓ نے خود جانے کا فیصلہ کیا لیکن حضرت عبدالرحمٰن نے جب یہ سنا تو نہایت احترام کے ساتھ عرض کیا کہ آج سے پہلے میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کسی پر اپنے ماں باپ کو قربان نہیں کیا ہے اور نہ اس کے بعد کبھی ایسا کروں گا۔ مگر آج میں کہتا ہوں کہ اے وہ خلیفہ جس پر میرے ماں باپ فدا ہوں۔ اس معاملے کا آخری تصفیہ آپ مجھ پر چھوڑیں۔ اے امیر المومنین! آپ یہیں ٹھہریئے اور ایک لشکر جرار کو روانہ فرما دیں۔ شروع سے لے کر اب تک آپ دیکھ چکے ہیں کہ آپ کے لشکروں کے متعلق اللہ تعالیٰ کا کیا فیصلہ رہا ہے۔ اگر آپ کی فوج نے شکست کھائی تو وہ آپ کی شکست کے مانند نہ ہوگی۔ اگر آغاز کار میں آپ شہید ہو گئے یا شکست کھا گئے تو مجھے اندیشہ ہے کہ مسلمان پھر کبھی نہ تکبیر پڑھ سکیں گے اور نہ لا الٰہ الا اللہ کی شہادت دے سکیں گے۔

آپ کی رائے ایسی پختہ تھی کہ حضرت عمرؓ نے اپنا فیصلہ بدل دیا اور پھر آپ کے ہی مشورہ سے اس مہتم بالشان مہم کی قیادت حضرت سعد بن ابی وقاص کے سپرد فرمائی۔

(تاریخ طبری مترجم حصہ دوم ص 346 ناشر نفیس اکیڈمی کراچی)

جب حضرت عمرؓ ابولؤلؤ کے خنجر سے زخمی ہوئے تو آپ کو ہی اپنی جگہ نماز کی امامت کے لئے کھڑا کیا۔ اور پھر حضرت عمرؓ نے جن چھ افراد پر مشتمل کمیٹی انتخابِ خلافت کے لئے مقرر فرمائی، آپ اس کے فیصلہ کُن ممبر تھے۔ آپ کے عظیم الشان کردار اور ایثار اور غیر معمولی فراست اور دور اندیشی نے وقت کے اندر یہ مسئلہ حل کر دیا۔ آپ نے حضرت عثمانؓ کے ہاتھوں میں ہاتھ دیا۔ یہ آپ کی زندگی کا نہایت اہم واقعہ ہے کہ امتِ مسلمہ پھر ایک ہاتھ پر اکٹھے ہو کر شاہراہِ ترقی پر گامزن ہوگئی۔

(تاریخ الکامل جلد 3 صفحہ 70، 71)

حضرت عثمانؓ جب نکسیر پھوٹنے کی وجہ سے حج کو تشریف نہ لے جاسکے تو آپ کو امیر الحجاج مقرر فرمایا۔

آپ کے علم وفضل کا اندازہ اس بات سے کیا جاسکتا ہے کہ آپ ان بزرگوں میں سے تھے جو عہدِ رسالت میں فتویٰ دیتے تھے۔

(فتح الباری کتاب الصلح)

حضرت عبدالرحمٰن کی روایت کردہ احادیث میں سے 'مجوسیوں سے جزیہ روا ہے'۔ 'شرابی کی سزا اسی درے' اور 'طاعون زدہ جگہ سے نہ بھاگنا چاہئے اور نہ وہاں جانا چاہئے' سے متعلق حدیثیں فقہ میں ایک ممتاز درجہ رکھتی ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد اپنی عفت اور پاک دامنی کے باعث آپ کو ازواجِ مطہرات کی حفاظت وخدمت کی توفیق ملی۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا تھا کہ میرے بعد میری ازواج کا خیال رکھنے والا ''الصادق البار'' یعنی نیک اور سچا باوفا ہوگا۔ اور یہ آپ کی سیرت کا ایک اہم پہلو ہے۔

(ترمذی ابواب المناقب باب مناقب عبدالرحمٰن بن عوف)

وفات سے کچھ وقت پہلے آپ پر غنودگی طاری ہوئی۔ ہوش میں آئے تو فرمایا دو فرشتے میرے پاس آئے۔ اُن میں مجھے کچھ سختی معلوم ہوئی۔ پھر دو اور آئے اُن میں مجھے نرمی معلوم ہوتی تھی۔ انہوں نے ان سے کہا اسے کہاں لئے جاتے ہو۔ پہلے فرشتوں نے کہا العزیز الامین کے پاس۔ انہوں نے کہا اسے چھوڑ دو۔ یہ تو اُن میں سے ہیں جن کی ولادت سے بھی پہلے اُن کے لئے سعادت مقدر کی گئی تھی۔

(طبقات کبیر جلد 3 صفحہ 95)

اور پھر جلد ہی آپ کے اوپر اللہ تعالیٰ کی طرف سے سکینت و اطمینان کا باریک غلاف

آراستہ ہو گیا اور آپ کے کان کچھ سُننے کے لئے یوں قریب ہوئے گویا وہاں کوئی شیریں آواز ہے۔ شاید اس وقت آپؓ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول کو سُن رہے تھے کہ عبدالرحمٰن جنتی ہیں اور شاید آپؓ خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ سُن رہے ہوں۔ جو لوگ اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اُن کا اجر اُن کے خدا کے پاس ہے اور ان کے لئے کسی رنج اور خوف کا موقع نہیں۔

اسلام کا یہ بطلِ جلیل 75 سال کی عمر میں اپنے رب کے حضور حاضر ہوا تو آپ کی چارپائی کے پاس کھڑے ہو کر سعد بن مالک نے اس طرح خراجِ تحسین ادا کیا۔ ہائے افسوس پہاڑ جیسی شخصیت اُٹھ گئی۔ حضرت علیؓ نے فرمایا ابن عوف اس جہان سے رخصت ہو گئے۔ انہوں نے دنیا کے چشمہ سے صاف پانی پیا اور گدلا چھوڑ دیا یایوں کہہ لیجئے کہ ابن عوف نے اچھا زمانہ پایا اور بُرے وقت سے پہلے چلے گئے (طبقات کبیر جلد 3 صفحہ 96)۔ سیدنا حضرت عثمان غنیؓ نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی اور جنت البقیع میں دفن ہوئے۔

آپ نے اپنی وفات پر عظیم ترکہ چھوڑا۔ ورثہ میں اتنا سونا چھوڑا کہ اس کو تقسیم کرنے کے لئے کاٹنے والوں کے ہاتھوں میں آبلے پڑ گئے۔ (طبقات کبیر جلد 3 صفحہ 97) اس میں زندہ بدری صحابہ میں سے ہر ایک کو چار ہزار دینار دینے کی وصیت کی۔ حتیٰ کہ حضرت عثمانؓ نے اپنی دولت و ثروت کے باوجود اپنا حصہ یہ کہتے ہوئے وصول کیا۔

''عبدالرحمٰن کا مال حلال اور صاف ہے اور اس کا ایک لقمہ بھی باعث برکت و عافیت ہے۔''

خدا کے فضلوں کو حاصل کرنے میں یقیناً آپ کی عبادتوں کا کمال ہے۔ آپ نماز نہایت خشوع و خضوع کے ساتھ ادا کرتے۔ نوافل سے خاص شغف تھا۔ نماز ظہر سے قبل لمبے نوافل ادا کرتے اور اذان کی آواز سُن کر مسجد روانہ ہوتے۔

(اصابہ جلد 4 صفحہ 177)

اس مضمون کو ختم کرتے ہوئے عرض کرتا ہوں کہ آپ کی سیرت کا نقشہ قرآن کریم کی ان آیات کا مصداق تھا۔

ترجمہ: کچھ مرد جن کو اللہ کے ذکر سے اور نماز قائم کرنے سے اور زکوٰۃ کے دینے سے نہ تجارت اور نہ سودا بیچنا غافل کرتا ہے۔ وہ اس دن سے ڈرتے ہیں جس میں دل الٹ جائیں گے اور آنکھیں پلٹ جائیں گی۔ نتیجہ یہ ہوگا کہ اللہ اُن کو اُن کے اعمال کی بہتر سے بہتر جزا دے گا اور ان کو اپنے فضل سے مال و اولاد میں بڑھا دے گا اور اللہ جس کو چاہتا ہے۔ بغیر حساب کے رزق دیتا ہے۔

(سورۃ النور: 38، 39)

حضرت مسیح موعودؑ نے کیا خوب فرمایا ہے:

''جزیرہ عرب کے لوگ اول کیا تھے اور پھر اس رسول کی پیروی کے بعد کیا ہو گئے اور کیسی ان کی وحشیانہ حالت اعلیٰ درجہ کی انسانیت تک پہنچ گئی اور کس صدق و صفا سے انہوں نے اپنے ایمان کو اپنے خونوں کے بہانے سے اور اپنی جانوں کے فدا کرنے اور اپنے عزیزوں کو چھوڑنے اور اپنے مالوں اور عزتوں اور آراموں کو خدا تعالیٰ کی راہ میں لگانے سے ثابت کر دکھلایا تو بلاشبہ ان کی ثابت قدمی اور ان کا صدق اپنے پیارے رسول کی راہ میں ان کی جانفشانی ایک اعلیٰ درجہ کی کرامت کے رنگ میں اس کو نظر آئے گی۔''

(آئینہ کمالات اسلام روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 205-206)

مکرم رانا عبدالرزاق خان صاحب

تعلق باللہ کے ذرائع

حضرت مسیح موعودؑ تحریر فرماتے ہیں۔

''جب سے خدا نے زمین اور آسمان کو بنایا کبھی ایسا اتفاق نہ ہوا کہ اس نے نیکوں کو تباہ اور ہلاک اور نیست و نابود کر دیا ہو۔ بلکہ وہ ان کیلئے بڑے بڑے کام دکھلاتا رہا ہے اور اب بھی دکھلائے گا۔ وہ خدا نہایت وفادار خدا ہے اور وفاداروں کیلئے اس کے عجیب کام ظاہر ہوتے ہیں۔ دنیا چاہتی ہے کہ ان کو کھا جائے اور ہر ایک دشمن ان پر دانت پیستا ہے۔ مگر وہ جو ان کا دوست ہے ہر ایک ہلاکت کی جگہ سے ان کو بچاتا ہے اور ہر ایک میدان میں ان کو فتح بخشتا ہے۔ کیا ہی نیک طالع وہ شخص ہے جو اس خدا کا دامن نہ چھوڑے۔ ہم اس پر ایمان لائے ہم نے اس کو شناخت کیا تمام دنیا کا وہی خدا ہے جس نے میرے پر وحی نازل کی جس نے میرے لئے زبردست نشان دکھلائے جس نے مجھے اس زمانہ کے لئے مسیح موعود کر کے بھیجا۔ اس کے سوا کوئی خدا نہیں۔ نہ آسمان میں نہ زمین میں۔ جو شخص اس پر ایمان نہیں لاتا وہ سعادت سے محروم اور خذلان میں گرفتار ہے۔ ہم نے اپنے خدا کی آفتاب کی طرح روشن وحی پائی۔ ہم نے اسے دیکھ لیا کہ دنیا کا وہی خدا ہے اس کے سوا کوئی نہیں۔ کیا ہی قادر اور قیوم خدا ہے جس کو ہم نے پایا''۔

(کشتی نوح روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 20)

اللہ تعالیٰ ہمارا خالق ہے۔ اور ہم اس کی مخلوق۔ وہ رب ہے اور ہم اس کے بندے۔ عربی زبان میں جو امّ الالسنہ ہے اور نہایت پُر حکمت زبان ہے بندے کے لئے جو انسان کا لفظ استعمال کیا گیا ہے اس کے معنے یہ ہیں کہ وہ دو اُنسوں اور محبتوں کا مجموعہ ہے۔ ایک اُنس اس کو اللہ تعالیٰ سے ہے اور دوسرا انس اپنے بنی نوع سے ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ انسانی پیدائش کا مقصد بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے میں نے بڑے اور چھوٹے تمام انسانوں کو عبد بننے کے لئے پیدا کیا۔ (الذاریات: 3) اور عبد اس وجود کو کہتے ہیں جو دوسروں کا نقش قبول کرے۔ پس انسان کی پیدائش کا مقصد یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی صفات کو اپنے وجود میں پیدا کرے اور اس کی صفات اور اخلاق کے لئے بطور آئینہ کے بن جائے۔

غرض خدا تعالیٰ کی محبت، اس کے رنگ میں رنگین ہونا اور اس کی پاک صفات سے متصف ہونا انسانی پیدائش کا مقصود ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ چونکہ وراء الوراء ہستی ہے اور یہ دنیا اپنے اجرام فلکی کے ساتھ ایک شیش محل کی طرح ہے جس کے پیچھے اللہ تعالیٰ کی شدید القویٰ ہستی کام کر رہی ہے اس وجہ سے اکثر لوگوں کو غلطی لگی اور انہوں نے ان ہی شیشوں کی طرف اس کام کو منسوب کر دیا اور اس واحد یگانہ اور مالک حقیقی سے بیگانہ ہو گئے۔ پس ضروری ہے کہ ان ذرائع اور وسائل پر غور کیا جائے جو اس محبوب حقیقی کے پانے اور اس سے تعلق مستحکم کرنے کیلئے قرآن کریم میں بیان کئے گئے ہیں۔

پہلا ذریعہ

سو پہلا ذریعہ اللہ تعالیٰ کو پانے کا یہ ہے کہ اسے صحیح رنگ میں پہچانا جائے۔ اور سچے خدا پر ایمان لایا جائے۔ کیونکہ سچا خدا اپنے طالبوں کو مدد دیتا ہے۔ مگر مردہ مُردہ کو مدد نہیں دے سکتا۔ اللہ تعالیٰ پر سچے ایمان کا اندازہ حضرت مسیح موعودؑ کی اس تحریر سے کیا جا سکتا ہے۔ حضور فرماتے ہیں:۔

''کیا بدبخت وہ انسان ہے جس کو اب تک یہ پتہ نہیں کہ اس کا ایک خدا ہے جو ہر ایک چیز پر قادر ہے۔ ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے۔ ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں کیونکہ ہم نے اس کو دیکھا اور ہر ایک خوبصورتی اس میں پائی۔ یہ دولت لینے کے لائق ہے اگرچہ جان دینے سے ملے اور یہ لعل خریدنے کے لائق ہے۔ اگرچہ تمام وجود کھونے سے حاصل ہو۔ اے محرومو! اس چشمہ کی طرف دوڑو کہ وہ تمہیں سیراب کرے گا۔ یہ زندگی کا چشمہ ہے جو تمہیں بچائے گا۔ میں کیا کروں۔ اور کس طرح اس خوشخبری کو دلوں میں بٹھادوں۔ کس دف سے میں بازاروں میں منادی کروں کہ تمہارا یہ خدا ہے تا لوگ سن لیں۔ اور کس دوا سے میں علاج کروں تا سننے کے لئے لوگوں کے کان کھلیں۔ اگر تم خدا کے ہو جاؤ گے تو یقیناً سمجھو کہ خدا تمہارا ہی ہے۔ تم سوئے ہوئے ہوگے اور خدا تعالیٰ تمہارے لئے جاگے گا۔ تم دشمن سے غافل ہو گے اور خدا اُسے دیکھے گا اور اس کے منصوبے کو توڑے گا۔ تم ابھی تک نہیں جانتے کہ تمہارے خدا میں کیا کیا قدرتیں ہیں...... خدا ایک پیارا خزانہ ہے اس کی قدر کرو کہ وہ تمہارے ہر ایک قدم میں تمہارا مددگار ہے۔ تم بغیر اس کے کچھ بھی نہیں۔ اور نہ تمہارے اسباب اور تدبیریں کچھ چیز ہیں''۔

(کشتی نوح روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 21، 22)

پس اللہ کو پانے اور اس سے تعلق مضبوط کرنے کے لئے پہلا قدم یہ ہے کہ سچے خدا پر ایمان لایا جائے جو اپنی ہر صفت میں بے مثل ہے اور جو ہر چیز پر قادر ہے۔

دوسرا ذریعہ دعا ہے

یہ بات ظاہر ہے کہ انسان کمزور اور ضعیف اور کمزور ہے، اور اپنے مقصد اور مدعا کو اپنے زور بازو اور اپنی ذاتی قوت سے ہرگز حاصل نہیں کر سکتا اس لئے انسان کو اللہ تعالیٰ نے دعا سکھائی تا اس ذریعہ سے اس کو خدائی مدد اور تائید حاصل ہو۔ اور جو روکیں مقصود حقیقی تک پہنچنے میں حائل ہیں وہ دور ہوں۔ چنانچہ فرماتا ہے۔ تم دعا کرو میں قبول کروں گا۔ (المومن: 6) اسی طرح فرماتا ہے۔ جب میرے بندے تجھ سے میرے بارے میں پوچھیں۔ تو میں ان کے قریب ہوں۔ میں دعا کرنے والے کی دعا قبول کرتا ہوں۔ (بقرہ: 24) اسی طرح اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بار بار دعا کے لئے رغبت دلائی ہے۔

تیسرا ذریعہ

ایک ذریعہ خدا تعالیٰ کو پانے کے لئے قرآن مجید میں مجاہدہ ٹھہرایا گیا ہے۔ یعنی اپنی جان، مال، عزت، عقل، علم اور ہنر کو خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کے ذریعہ سے اسے ڈھونڈا جائے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے مالوں اور جانوں کو خرچ کرو۔ (بقرہ 7) نیز فرماتا ہے۔ یعنی جو کچھ بھی مال، جان، علم، عقل، ہنر، فہم اور فراست ہم نے دیا (بقرہ: 1) وہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی راہ میں لگانا چاہئے۔ نیز فرماتا ہے۔ جو لوگ ہماری راہ میں ہر طرح کی کوشش کرتے ہیں۔ ہم اُن کو اپنی راہیں دکھا دیا کرتے ہیں۔ (عنکبوت: 7) نیز فرماتا ہے اے انسان! تو اپنے رب کی طرف پورا زور لگا کر جانے والا ہے اور پھر اس سے ملنے والا ہے۔ (انشقاق: 1) غرض اللہ تعالیٰ کی ملاقات عمر بھر مسلسل محنت اور مجاہدہ کرنے سے حاصل ہوتی ہے۔

چوتھا ذریعہ

اللہ تعالیٰ کی محبت اور اس کے قرب کے حصول کا ایک ذریعہ استقامت ہے۔ یعنی طالب راہ سلوک میں درماندہ اور عاجز نہ ہو۔ اور تھک نہ جائے اور امتحان سے ڈر نہ جائے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔ وہ لوگ جنہوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ ہے اور توحید خالص پر قائم ہو گئے۔ پھر استقامت اختیار کی یعنی طرح طرح کی آزمائشوں اور بلاؤں کے وقت ثابت قدم رہے ان پر فرشتے اُترتے ہیں کہ تم مت ڈرو۔ اور مت غمگین ہو۔ اور خوش ہو اور خوشی میں بھر جاؤ کہ تم اس جنت کے وارث ہو گئے جس کا تم کو وعدہ دیا گیا ہے۔ ہم اس دنیوی زندگی میں اور آخرت میں تمہارے دوست ہیں‘‘۔

حضرت مسیح موعود استقامت کے بارے میں فرماتے ہیں:۔

’’یہ سچ بات ہے کہ استقامت فوق الکرامت ہے۔ کمال استقامت یہ ہے کہ چاروں طرف بلاؤں کو محیط دیکھیں اور خدا کی راہ میں جان اور عزت اور آبرو کو معرض خطر میں پاویں اور کوئی تسلی پانے والی بات موجود نہ ہو یہاں تک کہ خدا تعالیٰ بھی امتحان کے طور پر تسلی دینے والے کشف یا خواب یا الہام کو بند کر دے اور ہولناک خوفوں میں چھوڑ دے اس وقت نامردی نہ دکھلاویں اور بزدلوں کی طرح پیچھے نہ ہٹیں اور وفاداری کی صفت میں کوئی خلل پیدا نہ کریں۔ صدق اور ثبات میں کوئی رخنہ نہ ڈالیں۔ ذلت پر خوش ہو جائیں موت پر راضی ہو جائیں۔ اور ثابت قدمی کے لئے کسی دوست کا انتظار نہ کریں کہ وہ سہارا دے۔ نہ اس وقت خدا کی بشارتوں کے طالب ہوں۔ کہ وقت نازک ہے اور باوجود سراسر بے کس اور کمزور ہونے کے اور کسی تسلی کے نہ پانے کے سیدھے کھڑے ہو جائیں۔ اور ہر چہ بادا باد کہہ کر گردن کو آگے رکھ دیں۔ اور قضا و قدر کے آگے دم نہ ماریں اور ہرگز بے قراری اور جزع فزع نہ دکھلاویں۔ جب تک کہ آزمائش کا حق پورا ہو جائے۔ یہی استقامت ہے جس سے خدا ملتا ہے۔ یہی وہ چیز ہے جس کی رسولوں اور نبیوں اور صدیقوں اور شہیدوں کی خاک سے اب تک خوشبو آ رہی ہے۔‘‘

(اسلامی اصول کی فلاسفی۔ روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 420)

پانچواں ذریعہ

صحبت صالحین ہے۔ جاننا چاہئے کہ انسان طبعاً کامل نمونہ کا محتاج ہے۔ اور کامل نمونہ سے دل میں رغبت اور شوق پیدا ہوتا اور قدم آگے بڑھانے کیلئے ایک زبردست امنگ پیدا ہوتی ہے۔ چنانچہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم ان لوگوں کی صحبت اختیار کرو جو راست باز ہیں۔ (توبہ) یہ بات ظاہر ہے کہ جس طرح بھٹی کے قریب بیٹھنے والا آگ کی چنگاریوں سے اور عطر کے قریب بیٹھنے والا عطر کی خوشبو سے حصہ لیتا ہے۔ اسی طرح نیک لوگوں کے قریب بیٹھنے والا ان کے نیک خیالات سے متاثر ہوتا ہے۔ اور جب دو شخص اکٹھے بیٹھے ہوں اور ایک دوسرے سے ہم کلام نہ بھی ہوں تب بھی خیالات کی رو اندر ہی اندر ایک سے دوسرے میں سرایت کرتی اور متاثر کر رہی ہوتی ہے۔ پس طالب اور سالک کے لئے ضروری ہے کہ وہ نیک صالح اور صادق مردان خدا کی تلاش کرے اور ان کی صحبت میں بیٹھ کر فیض حاصل کرے۔

چھٹا ذریعہ

یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی مخلوق سے خیر خواہی کی جائے۔ اور خدمت خلق کی عادت پیدا کی جائے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں ارشاد فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔ جو شخص اس خیال اور جذبہ سے نہ صرف انسانوں بلکہ چرند پرند پر بھی رحم کرتا ہے۔ کہ وہ میرے رب کی مخلوق ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے رحم، شفقت اور محبت کو جذب کرنے والا اور اس کے فضلوں کا وارث بن جاتا ہے۔ درحقیقت ’’خدمت خلق‘‘ کو دین تعلیم میں ایک امتیازی نشان حاصل ہے۔ اور اس پر بہت زور دیا گیا ہے۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں۔ یعنی مخلوق اللہ تعالیٰ کا کنبہ ہے۔ پس بہترین شخص وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے کنبہ سے احسان کرے۔ (مشکوٰۃ باب الشفقۃ)

ساتواں ذریعہ

اس مالک حقیقی کی محبت حاصل کرنے اور اس سے تعلق بڑھانے کا ایک ذریعہ یہ ہے کہ انسان ہر وقت اور ہر لحظہ اس کی یاد تازہ رکھے۔ نہ صرف یہ کہ اس کی حمد و ثناء سے دل اور زبان معمور ہوں۔ بلکہ اس کی صفات پر ہمیشہ غور اور فکر کرتا رہے۔ اور دست در کار دل با یار کا عملی نمونہ ہو قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ یعنی حقیقی عقلمند وہی لوگ ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کو اُٹھتے بیٹھتے اور اپنے پہلوؤں پر یاد کرتے رہتے ہیں۔ اور آسمان اور زمین کی پیدائش کی حکمتوں پر غور کرتے رہتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ اے ہمارے رب! تو نے اس عالم کو بے فائدہ پیدا نہیں کیا۔ تو ایسے بے مقصد کام کرنے سے پاک ہے۔ پس تو ہمیں آگ کے عذاب سے بچا اور ہماری زندگی کو بے مقصد بننے سے بچا لے‘‘۔ (آل عمران:20) حضرت مصلح موعود نے خوب فرمایا:

عادت ذکر بھی ڈالو کہ یہ ممکن ہی نہیں
دل میں ہو عشق صنم، لب پہ مگر نام نہ ہو

تعلق باللہ کے یہ چند ذرائع ہیں جو اس وقت بیان کئے گئے ہیں۔ ورنہ قرآن کریم، احادیث، اور حضرت مسیح موعود کی تحریرات اور ملفوظات میں اور بھی ذرائع بیان فرمائے گئے ہیں۔

زورِ دعا

عالم دہر میں اک حشر بپا کرتی ہے
قلب مومن کو سکینت بھی عطا کرتی ہے

ہیبت لشکر فرعون فنا کرتی ہے
جو ابو جہل کا ہر وار خطا کرتی ہے

جس کے اک وار سے لیکھو بھی مرا تھا آخر
تیغ کا کام بھی مومن کی دعا کرتی ہے

لاکھ تدبیر سے جو کام کوئی کر نہ سکے
ایک کمزور کی مضطر سی دعا کرتی ہے

پیاسے صحرا میں اگر ہاتھ اٹھیں بن کے دعا
ابرِ رحمت کو تسلسل سے رواں کرتی ہے

کسی مظلوم کے ہونٹوں سے اگر جاری ہو
مبتلا دشمنِ جاں کرب و بلا کرتی ہے

جو کسی ماں کے کلیجے سے تڑپتی نکلے
پسرِ بیمار کے ہر دکھ کو شفا کرتی ہے

وہ دعا جو درِ مولا پہ ہے مقبول بہت
گریہ زاری سے تضرع سے سجا کرتی ہے

غم دوراں ہو کوئی دکھ ہو تو پھر یہ نا چیز
ایک مکتوب کوئے یار لکھا کرتی ہے

پھر بگڑتے ہوئے سب کام سنور جاتے ہیں
جب اثر پیارے خلیفہ کی دعا کرتی ہے

’’اے میرے فلسفیو زور دعا دیکھو تو‘‘
یہ دبے پاؤں سوئے عرش چلا کرتی ہے

ح۔ فہیم

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرم رانا لقمان احمد انجم صاحب معلم وقف جدید 132 گ۔ب جوگندر سنگھ ضلع فیصل آباد تحریر کرتے ہیں۔

محض خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ 132 گ ب جوگندر سنگھ فیصل آباد کے دو افراد نے قرآن مجید کا پہلا دور ختم کر لیا ہے۔ انصر احمد دانش ولد مکرم مظفر احمد صاحب صدر جماعت نے بعمر 7 سال قرآن مجید کا پہلا دور ختم کیا ہے۔ جبکہ مکرم محمد افضل صاحب ولد مکرم بشیر احمد صاحب نے بعمر 65 سال قرآن مجید کا پہلا دور مکمل کیا۔ مورخہ 31 دسمبر 2012ء کو تقریب آمین کے موقع پر خاکسار نے دونوں سے قرآن مجید سنا اور دعا کروائی۔ قرآن مجید پڑھانے کی سعادت مکرم شکیل احمد اختر صاحب معلم وقف جدید اور خاکسار کو حاصل ہوئی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو قرآن مجید کے نور سے مالا مال فرمائے۔ آمین

نکاح و تقریب رخصتانہ

مکرم نصیر احمد بھٹی صاحب سیکرٹری تعلیم القرآن دارالفضل شرقی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی چھوٹی بیٹی مکرمہ فوزیہ نصیر صاحبہ واقفہ نو کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرم آصف منصور علی صاحب ابن مکرم منصور احمد جاوید صاحب بہارہ کہو اسلام آباد مبلغ دو لاکھ روپے حق مہر پر مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے مورخہ 19 دسمبر 2012ء کو بیت المبارک ربوہ میں بعد نماز ظہر کیا۔ مورخہ 12 جنوری 2013ء کو بچی کی رخصتی مغل بینکوئیٹ ہال میں ہوئی۔ اس موقع پر مکرم مرزا عدیل احمد صاحب نے دعا کروائی۔ دلہن مکرم منظور احمد سعید صاحب مرحوم المعروف کالج والے دارالصدر غربی لطیف ربوہ کی پوتی، حضرت میاں صوفی علی محمد صاحب شہید رفیق حضرت مسیح موعود آف لکھاں والی ضلع سیالکوٹ کی نسل سے اور محترم چوہدری احمد جان صاحب مرحوم آف مصطفیٰ آباد لاہور کی نواسی ہے۔ جبکہ دلہا محترم رائے ظہور احمد ناصر صاحب مرحوم سابق درویش قادیان آف دارالرحمت وسطی ربوہ کا پوتا ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کیلئے ہر لحاظ سے بابرکت و مبارک کرے۔ آمین

تقریب آمین

مکرم طارق احمد طاہر صاحب مربی سلسلہ آنبہ نوریہ ضلع شیخوپورہ تحریر کرتے ہیں۔

جماعت احمدیہ آنبہ نوریہ ضلع شیخوپورہ کے دو اطفال دانیال عزیز اور ساحل احمد پسران مکرم عزیز احمد ورک صاحب نے قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے۔ تقریب آمین مورخہ 16 نومبر 2012ء کو منعقد ہوئی۔ مکرم رانا وسیم احمد صاحب مربی ضلع شیخوپورہ نے دونوں بچوں سے قرآن کریم کے کچھ حصے سنے اور مکرم پروفیسر عبدالحمید بھٹی صاحب امیر ضلع شیخوپورہ نے دعا کروائی۔ دونوں بچے مکرم چوہدری رشید الدین صاحب ورک آف آنبہ نوریہ کے پوتے، مکرم چوہدری شریف احمد صاحب وینس آف متابہ ضلع شیخوپورہ کے نواسے اور مکرم چوہدری احمد دین صاحب ورک رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان بچوں کو قرآن کریم کے نور سے منور فرمائے اور ان کو روزانہ قرآن کریم کی تلاوت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

کامیابی

مکرم حافظ عبدالحمید صاحب اسلام آباد تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بیٹی طیبہ حمید اسلام آباد ماڈل کالج I-10/4 میں ایف اے کی طالبہ ہے۔ عزیزہ کو سال 13-2012ء کی کالج کی بہترین انگلش مقرر (Best English Debater) کا انعام ملا ہے۔ اسی طرح عزیزہ نے فرسٹ ایئر بورڈ کے سالانہ امتحانات میں کالج میں پہلی پوزیشن حاصل کی ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کامیابی کو مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین

دورہ نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل

مکرم خالد محمود صاحب نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کیلئے ضلع گجرات کے دورہ پر ہیں احباب جماعت و اراکین عاملہ اور مربیان کرام سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 20,15 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جاسکتی ہے

27 مارچ 2013ء

12:30 am	عربی سروس
1:30 am	ان سائیٹ
2:00 am	آؤ کہانی سنیں
2:55 am	آئل پینٹنگ
3:30 am	سیرت النبیؐ
4:00 am	مجلس سوال و جواب
5:00 am	عالمی خبریں
5:30 am	تلاوت، درس حدیث
5:50 am	یسرنا القرآن
6:15 am	جلسہ سالانہ جرمنی 2010ء
7:15 am	فرنچ پروگرام
7:45 am	آئل پینٹنگ
8:20 am	آؤ کہانی سنیں
9:10 am	سیرت النبیؐ
9:50 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت، درس
11:10 am	الترتیل
11:40 am	جلسہ سالانہ برطانیہ 2010ء
12:40 pm	ریئل ٹاک
1:40 pm	مجلس سوال و جواب
2:50 pm	انڈونیشین سروس
3:45 pm	سواحیلی سروس
4:55 pm	تلاوت، درس
5:35 pm	الترتیل
6:00 pm	خطبہ جمعہ 15 جون 2007ء
7:05 pm	بنگالی سروس
8:10 pm	فقہی مسائل
8:35 pm	کڈز ٹائم
9:05 pm	فیتھ میٹرز
10:05 pm	میدان عمل کی کہانی
10:40 pm	الترتیل
11:10 pm	عالمی خبریں
11:30 pm	جلسہ سالانہ برطانیہ 2010ء

28 مارچ 2013ء

12:30 am	ریئل ٹاک
1:30 am	فقہی مسائل
1:55 am	کڈز ٹائم
2:25 am	میدان عمل کی کہانی
3:05 am	خطبہ جمعہ
4:05 am	انتخاب سخن
5:10 am	عالمی خبریں
5:30 am	تلاوت
5:35 am	الترتیل
6:20 am	جلسہ سالانہ برطانیہ 2010ء
7:30 am	فقہی مسائل
8:00 am	مشاعرہ
8:50 am	فیتھ میٹرز
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت، درس
11:35 am	یسرنا القرآن
11:50 am	حضور انور کا دورہ مغربی افریقہ
12:40 pm	سچائی کا نور
1:45 pm	ترجمۃ القرآن کلاس
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	پشتو سروس
4:45 pm	تلاوت
5:10 pm	یسرنا القرآن
5:45 pm	خطبہ جمعہ 22 مارچ 2013ء
7:00 pm	بنگالی پروگرام LIVE
9:00 pm	فارسی پروگرام
9:30 pm	ترجمۃ القرآن کلاس
10:30 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	عالمی خبریں

ربوہ کے مضافات میں پلاٹس کے خریداران متوجہ ہوں

ربوہ کے مضافات میں جن احباب کے پلاٹس ہیں ان سے گزارش ہے کہ اپنے پلاٹس پر قبضہ کرنے کیلئے چاردیواری اور کم از کم ایک کمرہ تعمیر کریں۔ جو احباب مضافاتی کالونیوں میں اپنے پلاٹ کی خرید و فروخت کسی پراپرٹی ڈیلر یا ایجنٹ کے ذریعہ کرنا چاہیں تو ان سے درخواست ہے کہ وہ صرف منظور شدہ پراپرٹی ڈیلر کی معرفت تحریری سودا کریں اور سودا کرنے سے قبل پراپرٹی ڈیلر کا اجازت نامہ ضرور چیک کر لیں۔

﴿صدر مضافاتی کمیٹی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ﴾

عطیہ چشم خدمت خلق ہے

خبریں

الیکشن کمیشن کے نئے کاغذات نامزدگی درست ہیں

سپریم کورٹ نے الیکشن کمیشن کی جانب سے شائع کرائے گئے نئے کاغذات نامزدگی کو درست اور آئین و قانون کے مطابق قرار دیا کہ پوری قوم اس بات پر متحد و متفق ہے کہ ان کے نمائندے کرپشن میں لتھڑے ہوئے نہ ہوں۔ ووٹر کو حق ہے کہ وہ اپنے امیدوار کے بارے میں تمام کوائف جانے۔ عدالت نے قرار دیا کہ نامزدگی فارم میں تبدیلی قواعد میں تبدیلی نہیں کوئی قانون الیکشن کمیشن کے اختیارات پر حاوی نہیں ہوسکتا۔ عدالت نے نامزدگی فارم کو عدالتی فیصلے کا حصہ بنا دیا۔ عدالتی فیصلے میں کہا گیا ہے کہ الیکشن کمیشن کے اختیارات بدعنوانی کا راستہ روکنے کے لئے ہیں۔ کسی ووٹر، رکن پارلیمنٹ یا متوقع امیدوار نے نامزدگی فارم کو چیلنج نہیں کیا۔

بجلی 1.55 روپے یونٹ مہنگی کرنے کی منظوری

نیپرا نے فیول ایڈجسٹمنٹ کی مد میں ایک روپیہ 55 پیسے فی یونٹ اضافے کی منظوری دے دی۔ فیول ایڈجسٹمنٹ جنوری کے مہینے کے لئے کی گئی ہے۔ اضافہ کے ای ایس سی کے سوا ملک بھر کی بجلی کی تقسیم کار کمپنیوں کے لئے ہوگا۔

نگران وزیراعظم کیلئے حکومتی تجویز

وزیر اعظم راجہ پرویز اشرف نے حکومت کی طرف سے نگران وزیراعظم کے لئے تین نام تجویز کر دیئے۔ ترجمان وزیراعظم ہاؤس کے مطابق وزیراعظم نے ڈاکٹر عشرت حسین، ڈاکٹر عبدالحفیظ شیخ اور میر ہزار خان کھوسو کے نام تجویز کئے ہیں۔

ایران نے تیل کی برآمدات پر پابندی عائد کرنے کا عندیہ دے دیا

ایران کے حکام نے تیل کی برآمد پر پابندی عائد کرنے کا عندیہ دے دیا۔ دارالحکومت تہران میں میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے ایران کے اول نائب صدر محمد رضا رحیمی نے بتایا کہ تہران حکام مستقبل میں تیل کی برآمدات کو بند کرنے کے امکان پر غور کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس اقدام سے ملکی معیشت کو نقصان نہیں پہنچے گا تاہم پڑوسی ممالک کو سنگین مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا۔

دنیا کا سب سے طویل اور بیزار کن سائنسی تجربہ

دنیا کا سب سے طویل اور بیزار کن سائنسی تجربہ جس کے دوران انتہائی تحمل مزاج سائنسدان 12 سال تک ایک قطرہ گرنے کا انتظار کرتے ہیں۔ سننے میں انتہائی دلچسپ مگر دیکھنے میں انتہائی بیزار کن اس تجربہ پر برطانیہ کی کیمبرج یونیورسٹی کے پروفیسر تھامس پارنیل گزشتہ 85 سال سے مصروف ہیں۔ 1927ء سے جاری اس تجربے کا مقصد انتہائی سخت دکھائی دینے والے تارکول کو سیال شے قرار دلوانا ہے یہی وجہ ہے کہ اسے ایک شیشے کے جار میں رکھ کر اس کے قطرے گرائے جا رہے ہیں۔ دلچسپ امر یہ ہے کہ 85 سال گزر جانے کے باوجود پروفیسر تھامس پارنیل کا تخمینہ ہے کہ اس کو مکمل ہونے میں مزید ایک صدی درکار ہوگی۔ 85 سال کے دوران شیشے کے جار سے تارکول کے صرف 8 قطرے ہی نیچے گرے جس کی اوسط شرح 12 برس فی قطرہ بنتی ہے۔ (روزنامہ جنگ لاہور 24 نومبر 2012ء)

آرام طلب افراد میں کینسر کے خطرات زیادہ

واشنگٹن، طبی ماہرین نے ایک تازہ تحقیق میں انکشاف کیا ہے کہ آرام طلب افراد میں کینسر کے خطرات زیادہ ہوتے ہیں، ماہرین کے مطابق مٹاپا ورزش اور جسمانی مشقت میں کمی کے ساتھ تمباکو نوشی بھی کینسر کے خطرات کو بڑھاتی ہے، تیسری دنیا کے ممالک میں بڑھتی آرام طلبی اس مرض میں اضافے کا سبب بن رہی ہے۔ ماہرین کے مطابق 2030ء تک ان ممالک میں کینسر کے مریضوں کی تعداد دو کروڑ 20 لاکھ تک پہنچ جانے کا خدشہ ہے۔

☆............☆............☆

ربوہ میں طلوع وغروب 16۔مارچ	
طلوع فجر	4:52
طلوع آفتاب	6:16
زوال آفتاب	12:18
غروب آفتاب	6:19

خریداران الفضل وی پی وصول فرمائیں

دفتر روزنامہ الفضل کی طرف سے خریداری الفضل کا چندہ ختم ہونے پر بیرون ربوہ احباب کو وی پی پیکٹ بھجوایا جاتا ہے۔ اب جن خریداران الفضل کا چندہ ختم ہو چکا ہے ان کی خدمت میں بوجوہ خاکسار طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ دارالنصر غربی ربوہ کی طرف سے وی پی بھجوایا جا رہا ہے۔ مہربانی کر کے ادارہ کی طرف سے ارسال کردہ یہ پیکٹ وصول فرمائیں تاکہ رقم آپ کے کھاتہ میں درج کر کے اخبار الفضل جاری رکھا جاسکے۔ ادارہ کو منی آرڈر ارسال کرتے وقت بھی خیال رہے کہ منی آرڈر خاکسار کے نام ہو۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

سلطان آٹو سٹور + ورکشاپ
ہر قسم کی گاڑیوں کی خرید و فروخت کی جاتی ہے
ہر قسم کی گاڑیوں کے پارٹس دستیاب ہیں
ڈینٹنگ پینٹنگ مکینیکل ورکس
فواد احمد: 0333-4100733
لقمان احمد: 0333-4232956
429 بی پاک بلاک لنک وحدت روڈ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور

تاج الیکٹرونکس والوں کی طرف سے بالکل نئی ایڈیشن برائے U.P.S بیٹری
نئی ٹیکنالوجی بیٹری ہیٹ سینسر (Heat Censar) U.P.S لگوائیں جو آپ کی بیٹری کو ڈبل زندگی دے۔
اور ہر قسم کے حادثات سے محفوظ رکھے۔ 1۔بیٹری کا اوور چارجنگ ہونا 2۔بیٹری کا گرم ہونا۔
3۔بیٹری کے گرم ہونے سے آگ لگنے کی خدشات ختم 4۔بیٹری کا خشک ہوجانا
نیز پرانے U.P.S کو بھی لگوائیں۔ مزید معلومات کیلئے فون کریں۔
پروپرائیٹر: شاہد محمود: 0476213765,0331-7797210

AHMAD MONEY CHANGER
We Deal in All Foreign Currencies
You are always Welcome to:
PREMIER EXCHANGE CO.'B' PVT. LTD. State Bank Licence No.11
Chief Executive: Basharat Ahmad Sheikh
Head Office: B-1 Raheem Complex, Main Market, Gulberg II Lahore
Tell: 35757230,35713728,35752796,35713421,35750480
Fax: 35760222 E-mail: amcgul@yahoo.com

HAROON'S HAROON'S HAROON'S HAROON'S HAROON'S
Islambad Pndi Lahore

شربت صدر
نزلہ زکام اور کھانسی کیلئے
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

اب ایک قدم اور آگے
All Top Brand
www.sahibjee.com
صاحب جی فیبرکس
ریلوے روڈ ربوہ: +92-47-6212310

ارشد بھٹی پراپرٹی ایجنسی
لاہور، اسلام آباد، ربوہ اور ربوہ کے گردونواح میں پلاٹ مکان زرعی و سکنی زمین خرید و فروخت کی با اعتماد ایجنسی 0333-9795338
بلال مارکیٹ بالمقابل ریلوے لائن ربوہ فون دفتر: 6212764
گھر: 6211379 موبائل 0300-7715840

FR-10